سوال

(34)سایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کچھ حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے پر یہ دلیل پش کرتے ہیں کہ آپ کا سایہ نہیں تھا۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے اولا اس لیے کہ اللہ کی مخلوقات میں جتنی بھی حیات ہیں ان سب کا سایہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس سے مستثنیٰ ہونے کے لیے کتا بوسنت سے صحیح دلیل کا ہونا انتہائی ضروری ہے بغیر دلیل ایسی بات ہر گز قبول نہیں کی جاسکتی۔ثانیا مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور دونوں روایات کی سند حسن ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کے سفر کے دوران کسی بات پر حضرت زینب بنت جحش

رضی اللہ عنہا سے ناراض ہوئے اور سفر حج سے لوٹنے کے بعد بھی دوماہ تک ناراض رہے اور بی بی صاحبہ کے پاس نہیں جاتے تھے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس طرح ہے کہ

((فلما کان شہر ربیع الاول دخل علیہا فرات ظلہ فقالت اِن ہذا لظل رجل ومایدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فمن ہذا فدخل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحدیث))

''یعنی جب ربیع الاول کا مہینہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی رضی اللہ عنہا کے پاس آئے جنھوں نے آتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ دیکھا پھر کہا کہ یہ تو کسی آدمی کا سایہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو میرے پاس آتے ہی نہیں ہیں پھر یہ کون ہوسکتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر داخل ہوئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے راضی ہوئے۔''

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ موجود تھا جو آپ کی بیوی ام المومنین رضی اللہ عنہا نے دیکھا اس طرح کے صحیح دلیل ملنے کے بعد عوام کے یہاں اس بے ثبوت دلیل کی کوئی وقعت ہی نہ رہی۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر223

محدث فتویٰ